امیرِ اہلسنّت ابو بلال حضرت علامہ مولانا

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

چادر کے مدنی پھول

- عمامہ پر چادر اوڑھنے والے نمازی پر نظرِ رحمت ہوگی ص ۲
- نماز میں سر پر چادر اوڑھنے کا طریقہ اور ضروری احکام ص ۳ تا ۸
- یادداشت کی خیرات چادر میں ڈال دی ص ۱۶
- بلی پالنے والے صحابی ص ۱۸
- سر پر چادر اوڑھنے کے فوائد ص ۲۹
- اور دیگر ایمان افروز روایات و حکایات

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

یہ رِسالہ مکمَّل پڑھ لیجئے ۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہ عزّوجل اکثر عِمامہ پر چادَر اَوڑھے رہنے اور اسی میں نَماز پڑھنے کا مَدَنی جذبہ پیدا ہو جائیگا۔

”نمازی پر نگاہِ رَحمت“ کے پَنْدَرہ حُرُوف کی نسْبت سے 15 مَدَنی پھُول

سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے، جس نے دن اور رات میں میری طرف شوق ومَحبَّت کی وجہ سے تین تین مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ وہ اُس کے اُس دن اور اُس رات کے گناہ بخش دے۔ (الترغیب و الترھیب ج ۲ ص ۳۲۸)

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

نظَرِ رَحمت سے مَحرومی

مدینہ ۱ سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ عبرت نشان ہے، اللہ تعالیٰ اُس قوم کی طرف نظرِ رَحْمت نہیں فرماتا جو نَماز میں اپنے عِمامے اپنی چادَروں کے نیچے نہیں کرتے۔ (فتاویٰ رضویہ جدید ج ۷ ص ۲۹۹، الفردوس بِماثُورِ الخطاب ۵ ص ۱۲۶ حدیث ۷۷۳ دارالکتب العلمیہ بیروت)

عمامہ پر چادر اوڑھنے والے نمازی رَحْمت کے اُمیدوار

مدینہ ۲ اِس حدیثِ پاک کی روشنی میں عُلَمائے کرام نے یہ فرمایا ہے کہ جب نَماز میں چادر اَوڑھے تو سَر سے اوڑھے اور اللہ تعالیٰ کی رَحْمت کی اُمید رکھے۔

ظلماتِ مفسدین کی، تاریکیاں چھٹیں گی ہے روشن و منوّر، میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

مدینہ ۳ اللہ عزّوجل کی رَحمت پانے کے جذبے کے تحت نَماز میں عِمامہ شریف پر چادر اَوڑھ لینا یقیناً بہت بڑی سعادت ہے، البتّہ جو چادر کے بغیر نَماز ادا کرتا ہے اُس پر بھی کوئی الزام نہیں مگر جو نَماز میں سر سے نیچے چادر اَوڑھتا ہے اُس کیلئے نظرِ رَحْمت سے محرومی کی وعید ہے۔

مدینہ ٤ نَماز میں سِمٹی ہوئی چادَر کو مفلر کی طرح سر اور کانوں پر لپیٹ لینے کے بجائے پھیلا کر سر پر اوڑھئے نیز اس کا ایک سِرا مثلاً دائیں کندھے کی طرف والا بائیں کندھے پر ڈال لیجئے۔ بلکہ چاہیں تو اُس سِرے کو پیچھے سے لا کر واپَس دائیں کندھے پر لے لیجئے۔

مدینہ ٥ اَہلِ کتاب دَورانِ عبادت ''سَـــــدَل'' کرتے ہیں۔ سَدَل یعنی سر یا کندھوں پر اس طرح چادر ڈالنا کہ اس کے دونوں سِرے لٹکتے ہوں یہ علاوہ نَماز کے مکروہِ تنزیہی اور نَماز میں مکروہِ تَحریمی ہے۔

مدینہ ٦ بڑا رومال یا چادَر ایک کندھے پر اس طرح رکھنا کہ ایک سِرا پیٹ کی طرف اور دوسرا پیٹھ کی طرف ہو علاوہ نَماز کے مکروہِ تنزیہی اور نَماز میں مکروہِ تحریمی ہے۔

مدینہ ٧ نَماز کے دَوران چادر اِس طرح سَرَک آئی کہ ''سَدَل'' ہوگیا تو عملِ قلیل کے ساتھ مَثَلًا ایک ہاتھ کے اِشارے سے یعنی ہتھیلی یا اس کی پُشت سے دھکیل کر فوراً دُرُست کر لیجئے۔ اگر چادر ایک رُکن یعنی تین بار سُبْحٰنَ اللّٰہ کہنے کی مقدار سَدَل کی حالت میں رہی تو نَماز مکروہِ تَحریمی ہوگئی۔

مدینہ ٨ اگر ''سَدَل'' ہی کی حالت میں نَماز کا آغاز کیا تو شروع سے نَماز مکروہِ تَحریمی ہے اب سَدَل خَتم کرنا کراہت کو دَفع نہیں کرے گا۔

مدینہ ٩ چادر میں کان چھپ جانے کی صُورت میں نماز کیلئے تکبیرِ تحریمہ کہنے کیلئے دونوں ہاتھ اُٹھا کر کانوں کے قریب کی چادر کو انگوٹھوں سے چھو لینا بھی کافی ہے۔

چادر میں دونوں ہاتھ چھُپ جانا کیسا؟

مدینہ ١٠ عِمامہ شریف پر سر سے چادر اَوڑھے نَماز پڑھنے میں دونوں ہاتھ چادر میں چھپ جائیں تو کوئی حَرَج نہیں جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا وائل بن حُجر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ''میں نے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نَماز کا آغاز فرمایا تو تکبیر کہی، ہاتھوں کو کانوں کے بِالمقابل اُٹھایا پھر ہاتھ کپڑے میں لپیٹ لئے پھر دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھا۔'' (مسلم شریف رقم الحدیث ٤٠١ ص ٢١٢ تا ٢١٣ دار ابن حزم بیروت) حکیمُ الْاُمّت مُفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ المنّان اِس حدیثِ پاک کی شَرح میں فرماتے ہیں، ''چُونکہ سردی زیادہ تھی اِس لئے ہاتھ (کپڑے میں) لپیٹ لئے معلوم ہوا نَماز میں ہاتھ کھولنا ضَروری نہیں چادَر وغیرہ میں ہاتھ لپیٹ کر یا ڈھک کر بھی (نَماز) جائز ہے۔'' (مِراٰۃُ الْمَناجِیح شرحِ مِشکوٰۃ المَصابِیح ج ٢ ص ١٨)

مدینہ ١١ کپڑے میں اِس طرح لپٹ کر نَماز پڑھنا کہ ہاتھ بھی باہَر نہ ہوں مکروہِ تحریمی ہے۔ (دُرِّمُختار و رَدُّالمحتار ج اوّل

ص ۴۳۸) یہاں اِس طرح لپٹ جانا مُراد ہے کہ ہاتھ نِکالے نہ جاسکیں۔ بہارِ شریعت حصّہ ۳ ص ۱۴۰ مطبوعہ مدینۃُ المُرشِد بریلی شریف میں لکھا ہے، ''علاوہ نَماز کے بھی بے ضَرورت اِس طرح کپڑے میں لِپٹنا نہ چاہئے اور خطرہ کی جگہ سخت ممنوع ہے۔''

نَماز میں داڑھی چھُپانا

مدینہ ۱۲ ''مُسْنَدُ الْفِردَوس'' میں حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے، ''اللہ عزوجل کے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، ''خبردار! تم میں سے کوئی شخص نَماز میں داڑھی نہ چھپائے کہ داڑھی چہرے سے ہے۔'' (الفردوس بما الخطاب ج ۵ ص ۲۷ رقم الحدیث ۷۷۰۲ دارالکتب العلمیہ بیروت)

نَماز میں مُنہ اور ناک چھُپانا

مدینہ ۱۳ نَماز میں عِمامہ شریف پر چادر اِس طرح اَوڑھنا کہ مُنہ اور ناک چھپ جائے مکروہِ تحریمی ہے۔ جیسا کہ حضرتِ علّامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، ''نَماز میں ناک اور مُنہ کو ڈھانپنا مکروہِ تحریمی ہے کیونکہ یہ مجوسیوں (یعنی آتش پرستوں) کا طریقہ ہے کہ وہ آگ کی پوجا کرتے وَقت اِس طرح کرتے ہیں۔'' (رَدُّالمحتار ج ۲ ص ۵۱۱ ، کوئٹہ)

چادر دُرُست کرتے وقت دوسروں کا خیال رکھنے

مدینہ ۱۴ ہُجُوم اور نَماز کی صَف وغیرہ میں چادر دُرُست کرنے یا سر پر اوڑھنے کی ترکیب کرتے وقت خوب اِحتِیاط فرمایئے کہ کہیں اِس کا سِرا کسی کی آنکھ وغیرہ میں نہ لگ جائے۔ میں نے (سگِ مدینہ عُفِیَ عَنۂ نے) حج شریف میں حُجّاج کی بھیڑ بھاڑ میں دیکھا ہے کہ دُرُست کرنے والے کی چادر بے احتیاطی کے سبب بعض حاجی کے تازہ تازہ مُنڈے ہوئے سر پر اچھی طرح گِرِفت جمالیتی اور بے چارے حاجی صاحِب کا سر پھنس کر رہ جاتا ہے! جن کا سَر چادر میں پھنسا وہ اگر مُحرِم بھی صَدَقۂ فِطر کی مِقدار یعنی دو کِلو 50 گرام گیہوں یا اس کا آٹا یا اس کی رقم کسی فقیر یا مسکین کو خیرات کرنی ہوگی، کفّارہ نہیں دیگا تو گنہگار ہوگا۔ ہاں اگرچہ سر پر ٹھہرے بِغیر ٹکرا کر فوراً سَرک گئی تو کفّارہ نہیں۔

مدینہ ۱۵ اگر دَورانِ نَماز چادر سَرک کر سر سے ہٹ جائے تو فوراً عملِ قلیل کے ساتھ مَثَلاً ایک ہاتھ کے اِشارہ سے سر پر لے لیجئے۔ کیوں کہ نَماز میں سر کے نیچے مَثَلاً کندھوں پر سے چادر اَوڑھنا مکروہِ تنزیہی ہے۔

”سَر پر چادر اَوڑھنا میٹھے مُصطفےٰ کی سنّت ہے“ کے اِکتّیس حُرُوف کی نسبت سے 31 مَدَنی پھُول

سَر پر چادر اوڑھنا سنّتِ رَسُول صلی اللہ علیہ وسلم ہے

مدینہ ۱ نَماز کے عِلاوہ سر کے نیچے سے چادر اَوڑھنے میں کوئی مُضایَقہ نہیں۔تاہَم اَکثر اَوقات سر سے اَوڑھنا سنّتِ مبارَکہ ہے۔جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالِک رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حُضُورِ انور، ساقیٔ کوثر، شَہَنشاہِ بَحر و بَر صلی اللہ علیہ وسلم اکثر مبارَک سر پر چادر اَوڑھ کر رکھتے تھے۔ (فَتحُ البارى ، جلد ٨ ص ٢٠٠ دارالکتب العلمية بيروت، التوشيح شرح بخارى للسيوطى، جلد٦ ، صَفحه ٢۴٥٢ مكتبةُ الرُّشد رياض)

سر پر اَوڑھو اے بھائیو چادر مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اَوڑھتے رہے اکثر

مدینہ ۲ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ ابنِ عبّاس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”ایک روز سرِ اقدس پر چادر اَوڑھے ہوئے سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے۔“ (مسند امام احمد بن حنبل مرويات عبدالله بن العباس رقم الحديث ٢٦٢٩ ج ١ ص دارالفكر بيروت)

کیا خوف عاصیوں کو، مَحشر کی اب تَپِش کا سایہ کرے گی سر پر، میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

عَرَب کا ناقہ سُوار

مدینہ ۳ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے، ”سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سرِ اقدس سے چادر شریف اوڑھی تھی اور اُس وقت حُضور صلی اللہ علیہ وسلم ناقہ (یعنی اونٹنی) پر سُوار تھے۔“ (صحيح بخارى شريف ج ٢ ص ٢٣٢ رقم الحديث، ٣٣٨ دارالكتب العلميه بيروت)

مجھ پر کرم ہو داوَر عزّ وجل، اِتنا بروزِ مَحشر سایہ فِگَن ہو سر پر، میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

مدینہ ٤ حضرتِ سیِّدَتُنا عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں، ہم گھروں میں دوپہر کے وقت گرمی میں بیٹھتے تھے، کسی نے حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ سے عرض کیا، ”یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم چادر سے سرِ اقدس ڈھانپے ہوئے تشریف لا رہے ہیں۔“ (صحيح بخارى ج ۴ ص ۵۲ رقم الحديث ۵۸۰۷ دارالكتب العلميه بيروت)

مُژدہ ہو عاصیوں کو، بُشریٰ ہو عاصیوں کو آئی شَفیع بن کر، میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

مدینہ ۵ سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمانِ حِفاظت نِشان ہے، ”دِن کے وقت چادر سے سر کو ڈھانپنا حِفاظت اور رات کے وقت ڈھانپنا زِینت ہے۔“ (اَشِعةُ اللُّمعات ج ٢ ص ٥٧٣ كوئٹه)

گلشنِ اَولیاء کھِلا جس جا اُس گلستان کی یہ چادر ہے

مدینہ ۶ چادر کا اوڑھنا عَرَبوں کا لباس اور سر کا ڈھانپنا ایمان کا لباس ہے۔ (اَیضًا)

صلّوا علی الحبیب! **صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّد**

مَدَنی حِکایت

مدینہ ۷ حضرتِ سیِّدُنا جابِر رضی اللہ عنہ سے مَروی ہے، نبیِٔ اکرم، سیِّدِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، میں غارِ حِرا میں ایک ماہ تک گوشہ نشین رہا، جب میں نے عرصہ پورا کرلیا تو اُس سے نیچے اُترا تو مجھے آواز دی گئی، میں نے اپنے آگے پیچھے دائیں بائیں دیکھا تو مجھے کوئی نظر نہ آیا، اوپر دیکھا تو جبرئیل (علیہ السلام) ایک تَخت پر بیٹھے نظر آئے، یہ دیکھ کر مجھ پر رُعب طاری ہوا، میں خدیجہ (رضی اللہ عنہا) کے پاس آیا اور میں نے کہا، مجھے بالا پوش (یعنی کمبل) اوڑھاؤ۔ انہوں نے اُڑھادیا تو اللہ عزوجل نے یہ آیت نازِل فرمائی،

یاایھاالمدثر **ترجَمۂ کنزُالایمان :** اے بالاپوش اوڑھنے والے! (پ ۲۹ المُدَّثِر آیت ۱)

(صحیح مسلم رقم الحدیث : ۲۵۷ م صَفْحَہ ۹۷ دار ابن حزم بیروت، مختصرًا)

فُرقت میں رَہنے والو، قُربت سے شاد ہو لو
ہے دلِ نواز و دلبر، میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو ! عَرَب میں یہ دستور ہے کہ کسی کے ساتھ اِظہارِ مَحبت کیلئے وہ اُس وقت جس حالت پر ہو اُسی سے کوئی نام یا لقب مُشتَق کرکے (یعنی نکال کر) اُس کو مُخاطَب کرتے ہیں، مَثَلاً

''ابو تُراب'' کی وجہ تَسمیَہ

مدینہ ۸ حضرتِ مولائے کائنات، علیُّ المُرتَضیٰ، شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہ تعالیٰ وَجہَهُ الکریم کی اور شہزادیٔ کَونَین، مادرِ حَسَنَین، راحتِ قلبِ شہنشاہِ ثَقَلَین سَیِّدَۃُ النِّساء فاطِمَۃُ الزَّہرا صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنہم اجمعین کی کسی بات پر آپس میں شکر رَنجی ہوگئی اور حضرت مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہ تعالیٰ وَجہَهُ الکریم رنجیدہ ہوکر مسجد شریف کے اندر دیوار کے ساتھ فرشِ خاک پر لیٹ گئے، سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم ڈھونڈتے ہوئے تشریف لائے۔ آپ رضی اللہ عنہ لیٹے ہوئے تھے اور ایک حصّہٗ بدن سے چادر ہٹ گئی اور بَدَنِ پاک پر خاک لگی ہوئی تھی تو نبیِّ رَحمت، شفیعِ اُمّت، شَہَنْشاہِ نُبُوَّت، تاجدارِ رِسالت صلی اللہ علیہ وسلم خاک کو دُور کرتے ہوئے فرمانے لگے، **قم یا ابا تراب! قم یا ابا تراب!** اُٹھ اے خاک والے! اُٹھ اے خاک والے!

(صحیح بخاری رقم الحدیث: ۴۴۱، جلد ۱ صَفْحَہ نمبر ۱۶۹ دارالکتب العلمیۃ بیروت)

پلٹی آتی ہے ابھی وَجد میں جانِ شیریں ''نغمۂ قُم'' کا ذرا کانوں میں رَس جانے دو

قُمْ یا نُوْمان!

مدینہ ۹ اِسی طرح حضرتِ سیِّدُنا حُذَیفہ رضی اللہ عنہ سورہے تھے کہ سوئی ہوئی قسمتوں کو جگانے والے، بگڑتوں کو اُٹھانے والے، دُکھ دَرْد مٹانے والے، روتوں کو ہنسانے والے، ہمارے عیبوں کو چھپانے والے، ہم جیسے گنہگاروں کو جنّت میں بسانے والے میٹھے میٹھے مکّی مَدَنی آقا صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا، **قُمْ یا نُوْمان!** یعنی اُٹھ اے سونے والے! (صحیح بخاری رقم الحدیث: ۱۷۸۸، صفحہ ۹۸۸، دار ابن حزم بیروت) تو یہ محبوبوں کی ادائیں اور ناز و انداز بھری صدائیں ہیں، مدینے کے تاجور، شہنشاہِ بحر و بَر صلی اللہ علیہ وسلم بھی چُونکہ مُبارَک چادر اَوڑھے ہوئے تھے اس لئے چادر شریف اَوڑھنے کی حَسین ادا کی مناسبت سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو جبرئیلِ امین علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پکارا،

یایھا المدثر **ترجَمۂ کنزُالایمان** : اے بالا پوش اوڑھنے والے!

صلّوا علی الحبیب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد**

یاداشت کی خیرات چادر میں ڈالدی

مدینہ ۱۰ حضرتِ سیِّدُنا اَبُوہُریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا، یارسول اللہ عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم میں آپ سے احادیثِ مبارکہ سُنتا ہوں لیکن بھول جاتا ہوں، یہ سُن کر نبیِ رَحمت شفیعِ اُمّت، پیکرِ عظمت، مخزنِ علم وحکمت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، اَبوہُریرہ! اپنی چادر پھیلاؤ! میں نے چادر پھیلادی تو سلطانِ کونَین، شہنشاہِ ثقلین، صاحِبِ قابَ قوسَین، رَحمتِ دارَین، تاجدارِ حَرَمَین، نانائے حَسنَین، دُکھی دِلوں کے چَین صلی اللہ علیہ وسلم ورضی اللہ تعالیٰ عنہما نے دستِ مُبارَک سے اُس چادر میں کچھ ڈال دیا اور فرمایا، اَبوہُریرہ! اسے اٹھالو اور سینے سے لگالو۔ میں نے اَیسا ہی کیا تو اس کے بعد مجھے کوئی چیز نہیں بھولی۔

(صحیح بخاری، جلد ۱ صَفْحہ ۶۲، رقم الحدیث: ۱۱۹، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

منگتا کا ہاتھ اُٹھتے ہی داتا کی دَین تھی
دُوری قبول و عَرض میں بس ہاتھ بھر کی ہے

صلّوا علی الحبیب! **صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد**

بِلّی پالنے والے صَحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مدینہ ۱۱ ﴿ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** معلوم ہوا کہ سرکارِمدینہ، راحتِ قلب وسینہ، فَیض گنجینہ، صاحب، معطّر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دَستِ مُبارَک میں دونوں جہاں کا خزینہ ہے، دُنیاوآخرت اور ظاہر و باطن کی ہرطرح کی دولت اور نعمت جوخواہ نظر آتی ہو یانظر نہ آتی ہو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ عزوجل کی عنایت سے عطا فرماسکتے ہیں جبھی تو سیِّدُ نا اَبُوہُریرہ رضی اللہ عنہ کے سُوال پر نظر نہ آنے والی نعمت "یاداشت کی خیرات" لَپ بھرکران کی چادرشریف میں ڈال دی۔ دستِ مُصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملی ہوئی خیرات کے بھی کیا کہنے! سیِّدُ نا اَبُوہُریرہ رضی اللہ عنہ کا حافِظہ ایسا قوی ہوگیا کہ پھرکبھی آپ رضی اللہ عنہ نے کوئی چیز نہیں بھولی۔ حضرتِ سیِّدُ نا اَبُوہُریرہ رضی اللہ عنہ کا نام بعض عُلَماء کے نزدیک عبدالرّحمٰن بن سخر دوسی تَمیمی تھا، آپ رضی اللہ عنہ نے ایک مُنّی بِلّی پالی ہوئی تھی۔ ایک بار سرکارِ نامدار صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کی آستین میں چھوٹی سی بِلّی مُلاحَظہ فرمائی تو فرمایا، "یَا اَبا هُرَیرہ" یعنی اے مُنّی سی بِلّی والے! تب سے اِس کُنْیَت (اَبُوہریرہ) کو اتنی شُہرت مل گئی ہے کہ آپ رضی اللہ عنہ کا نام عبدُ الرّحمٰن لوگوں کی غالِب اکثریّت کو یادہی نہیں۔ "هِرٌّ" کے معنیٰ ہیں بِلاّ اور "هِرَّۃٌ" یعنی بِلّی جبکہ هِرَّہ کی تَصغیر ہے "هُرَیرَہ" یعنی ننّھی مُنّی بلّی۔ حضرتِ سیِّدُ ناامام شافِعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، "سیِّدُ نااَبُوہُریرہ رضی اللہ عنہ اپنے زمانے کے لوگوں میں سب سے بڑے حافِظُ الحدیث تھے۔" نیز مُحَدِّثین رحِمَہُمُ اللّٰہُ المُبین کا مُتَّفِقہ فیصلہ ہے کہ "صَحابۂ کِرام علیہم الرضوان میں سب سے زِیادہ اَحادیثِ مُبارَکہ سیِّدُ نا اَبُوہُریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہیں۔" آپ رضی اللہ عنہ نے سرکارِدوعالَم صلی اللہ علیہ وسلم سے 5364 مُبارَک حدیثیں رِوایت کی ہیں ان میں سے حضرتِ سیِّدُ ناشیخ ابوعبداللہ محمد بن اسمٰعیل المعروف امام بخاری علیہ رَحمۃ الباری نے 418 احادیثِ مُبارَکہ ذِکر کی ہیں۔ (مُلَخَّص از تفہیم البخاری ج اوّل ص ۸۸ تفہیم البخاری پبلیکیشنز فیصل آباد)

مالِکِ کونَین ہیں گو پاس کچھ رکھتے نہیں دو جہاں کی نعمتیں ہیں ان کے خالی ہاتھ میں

(حدائقِ بخشش)

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحَمَّد

پَیوَند والی چادر سنّت ہے

مدینہ ۱۲ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، حضرتِ عائِشہ صِدّیقہ رضی اللہ عنہا نے ہماری طرف ایک پَیوندار چادر اور ایک تَہبند نکالا اور کہا، ''تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان دو کپڑوں میں وِصال فرمایا۔'' (صحیح بخاری ج ۴ ص ۷۷ رقم الحدیث ۵۸۱۸ دار الکتب العلمیہ بیروت)

رَحمت برس رہی ہے، ہر آن عائِشہ پر حاصِل ہے کس کی چادر، میٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

اِس حدیثِ مُبارَک سے ظاہِر ہوا کہ نبیِ حاشِر، طَیِّب وطاہِر، باطِن وظاہِر، صابِر وشاکر صلی اللہ علیہ وسلم نے انتہائی سادَگی کے ساتھ دُنیوی حیاتِ ظاہِری بسر فرمائی اور سفرِ آخِرت بھی سادہ ترین لباس میں اختیار فرمایا۔

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

تری سادَگی پہ لاکھوں تری عاجِزی پہ لاکھوں ہوں سلامِ عاجِزانہ مَدَنی مدینے والے صلی اللہ علیہ وسلم

سادہ لباس کی فضیلت

مدینہ ۱۳ کُفّار کی نَقّالی میں فَیشن کرنے والے، ہر وَقت بنے سنور رہنے والے، نِت نئے ڈیزائن اور طرح طرح کی تَراش خَراش والے لباس پہننے والے اگر سادَگی اپنالیں تو دونوں جہاں میں بیڑا پار ہو چُنانچہ سادہ لباس پہننے کی فضیلت پڑھئے اور جھومئے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، جو باوُجودِ قُدرت اچّھے کپڑے پہننا، تَواضُع (عاجِزی) کے طور پر چھوڑ دے اللہ عزّوجل اُس کو کرامت کا حُلّہ (یعنی جنّت کا لباس) پہنائے گا۔ (ابو داؤد رقم الحدیث ۴۷۷۸ ج ۴ ص ۳۲۶ دار احیاء التراث العربی بیروت)

نہ جو کو زَر کی طلب ہے نہ مال سے مطلب ہے ایسے بندۂ پروَردگار کی چادر

فیشن پرستو! خبردار!!

مدینہ ۱٤ میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! جھوم جاؤ! پاس دولت ہے، عُمدہ لباس پہننے کی طاقت ہے پھر بھی اللہ ربُّ العزّت عزّوجل کی رِضا کی خاطر عاجِزی اختیار کرتے ہوئے سادہ لباس پہننے والا جنّتی لباس پائے گا اور ظاہر ہے جو جنّتی لباس پائے گا وہ یقینی طور پر جنّت میں بھی جائے گا۔ لوگوں پر رُعب ڈالنے اور اَمیرانہ ٹھاٹھ ظاہِر کرنے کیلئے اور مَحض اپنے نفس کیلئے لوگوں کو مُتأثِّر کرنے کی خاطِر نُمایاں، فینسی اور بھڑ کیلے لباس پہننے والے پڑھیں اور کُڑھیں:۔

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمر رضی اللہ عنہما سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، ''دُنیا میں جس نے شُہرت کا لِباس پہنا، قِیامت کے دِن اللہ عزّوجل اُس کو ذِلّت کا لِباس پہنائے گا۔'' (سنن ابن ماجہ رقم الحدیث ۳۶۰۶ ج ۴ ص ۶۳ دار المعرفۃ بیروت)

لباسِ شُہرت کسے کہتے ہیں؟

مدینہ ۱۵ حضرتِ مُفتی احمد یار خان نعیمی علیہ رحمۃ المنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں، یعنی ایسا لباس پہنے کہ لوگ امیر (یعنی مالدار) جانیں یا ایسا لباس پہنے کہ جس سے لوگ نیک پرہیزگار سمجھیں یہ دونوں قسم کے لباس، شہرت کے لباس ہیں۔ الغرض جس لباس میں نیّت یہ ہو کہ لوگ اُس کی عزّت کریں یہ اُس کا لباسِ شُہرت ہے۔ صاحِبِ مِرقاۃ نے فرمایا، مَسخرہ پن کا لباس پہننا جس سے لوگ ہنسیں یہ بھی لباسِ شُہرت ہے۔ (مُلَخَّص از مِرْاۃ ج ۶ ص ۱۰۹)

عُمدہ لباس پہننے والوں کو دعوتِ فکر

مدینہ ۱۶ **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو** ! واقِعی سخت امتحان ہے، لباس پہننے میں بَہُت غور کرنے اور دِکھاوے سے بچنے کی سخت ضَرورت ہے، جو لوگ جاذِبِ نظر یا عمدہ کوالٹی کپڑے، چمکیلی کِناری والے یا بڑھیا (یعنی بہترین) کپڑے کے کَلَف کے عِمامہ وچادر، دھات (یعنی میٹل) کی خوبصورت فریم یا رنگین کانچ والے چشمے، بیش قیمت یا عُمدہ گھڑی، قیمتی چپّل یا خوبصورت جوتے وغیرہ پہنتے ہیں وہ ایک سو ایک مرتبہ سوچ لیں کہ کہیں شہرت پانے اور واہ، واہ کروانے کیلئے تو نہیں پہن رہے! اِسی طرح لوگوں کو اپنی سادَگی کا مُعتَقِد بنانے کیلئے جو سادہ لباس وعمامہ وچادر وغیرہ اپناتا ہے وہ ریا کار ہے اور سخت گھاٹے کا سودا کر رہا ہے۔ ہم اللہ عزّوجلّ سے اِخلاص کی بھیک مانگتے ہیں۔

مِرا ہر عمل بس تِرے واسطے ہو ہو اِخلاص ایسا عطا یاالٰہی عزّوجلّ

ٹیپ ٹاپ کرنے والوں کیلئے لَمحۂ فکریہ

مدینہ ۱۷ فیشن کی خاطِر روز روز نئے لباس پہننے والے، ذرا فیشن تبدیل ہُوا یا لباس تھوڑا پُرانا ہوا یا کہیں سے معمولی سا پھٹا تو پیوند کاری کر کے اُس کو پہننے میں عار (یعنی عَیب) محسوس کرنے والے اِس رِوایت کو بار بار پڑھیں:-

مدینہ ۱۸ ابواُمامہ اِیاس بن ثَعْلَبہ رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے، تاجدارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کیا تم سُنتے نہیں؟ کیا تم سُنتے نہیں؟ کہ کپڑے کا پُرانا ہونا ایمان سے ہے، بے شک کپڑے کا پُرانا ہونا ایمان سے ہے۔ (سُنَنِ ابی داؤد رقم الحدیث ۴۱۶۱ ج ص ۱۰۲ داراحیاء التراث العربی بیروت)

مدینہ ۱۹ اِس رِوایت کے تحت حضرت سیِّدُنا شاہ عبدُ الحق مُحَدِّث دِہلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، "زِینت کا تَرک کرنا اہلِ ایمان کے اَخلاق (یعنی عمدہ عادات) سے ہے۔" (اَشِعَّۃُ الْلمعات ج ۳ ص ۵۸۵ کوئٹہ)

یَمَنی چادر

مدینہ ۲۰ حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رَحْمتِ عالَم ،نورِ مُجَسَّم ،شاہِ بنی آدم ،رسولِ مُحتَشَم صلی اللہ علیہ وسلم (اپنی حیاتِ ظاہری کے آخِری ایّام میں) حضرتِ سیِّدُ نا اُسامہ رضی اللہ عنہ کا سہارا لیئے اپنے مبارَک گھر سے باہَر تشریف لاتے وَقت یَمَنی چادراوڑھے ہوئے تھے۔ (شَرحُ السنۃ ج ۶ ص ۱۶۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

قربان ہو رہے ہیں دیوانہ وار عاشق
دیکھی جو رُوح پرور بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

حضرتِ سیِّدُ نا اَنَس رضی اللہ عنہ سے رِوایت ہے کہ رسول اللہ عزّ وجل وصلی اللہ علیہ وسلم کپڑوں میں سب سے زیادہ حِبَرہ (یعنی سوتی دھاری داریَمَنی چادر) اَوڑھنا پسند فرماتے تھے۔ (شمائلُ الترمذی جامع ترمذی رقم الحدیث ۶۳ دارالفکر بیروت)

آئی عَروس بن کر بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر نکلی ہے خوب سج کر بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

سَر پر چادر اَوڑھنا سنّتِ اَنبِیاء علیہم الصلوٰۃ والسّلام ہے

مدینہ ۲۱ حضرتِ سیِّدُ نا امام عبدُ الرَّءوف مناوی علیہ رحمۃ القوی ''شَرحِ شَمائلِ تِرمذی'' میں فرماتے ہیں، ''سَر پر چادراوڑھنا انبیائے کرام علیہم السلام کے اَخلاق (یعنی پسندیدہ عادات) سے ہے۔'' (حاشیہ شمائل ترمذی مع جمع الوسائل ج ۱ ص ۳۱۹ نورمحمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

خوشیاں منا رہی ہے پہلو بدل بدل کر مہکی ہے پھول بن کر بیٹھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

سَر پر چادر اَوڑھنا سنّتِ صدّیقی ہے

مدینہ ۲۲ سرڈھانپنا سنّتِ صَحابہ بھی ہے، چُنانچِہ ابنِ عساکر سے رِوایت ہے کہ نبیِّ کریم، رَءُوف رَّحیم صلی اللہ علیہ وسلم مِنبرِ مُبارَک پر تشریف فرما ہوئے، صَحابۂ کرام علیہم الرضوان نیچے تھے اور حضرتِ ابوبکر صِدّیق رضی اللہ عنہ سر پر چادر اوڑھ کر صحابۂ کرام میں بیٹھے تھے۔ (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب ج ۶ ص ۳۱۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

سایۂ چادرِ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم ہے تم پر صِدّیق رضی اللہ عنہ اور رہے سایہ کناں ہم پہ تمہاری چادر

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

سَر پر چادر اوڑھنا سنّتِ فاروقی ہے

مدینہ ۲۳ ابنِ عساکر سے ہی رِوایت ہے کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اپنی خِلافت کے زمانہ میں عید کے دِن سر پر چادر اوڑھے ہوئے تھے۔ (شرح العلامۃ الزرقانی علی المواھب ج ۶ ص ۳۱۰ دارالکتب العلمیہ بیروت)

غُلغلہ نعت کا برپا ہے تو ہے حمد کا شور بارشِ نور ہے اَوڑھی ہے عُمر رضی اللہ عنہ نے چادر

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

سَر پر چادر اوڑھنا سنّتِ عُثمانی ہے

مدینہ ۲۴ حضرتِ سیِّدُنا اَحْنَف بن قَیس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نے جا کر دیکھا کہ مسجِد کے درمیان لوگ جمع ہیں اور وہاں حضرتِ علی، حضرتِ زُبیر، حضرتِ طَلْحہ اور حضرتِ سَعد بن ابی وَقّاص رضی اللہ تعالٰی عنہم جلوہ آرا تھے، اتنے میں حضرتِ عُثمانِ غنی رضی اللہ عنہ ایک زَرد چادر اَوڑھ کر تشریف لائے جس سے آپ رضی اللہ عنہ نے اپنا سرِ مبارک ڈھانپ رکھا تھا۔ (سنن نسائی الجزء السادس ص ۴۶ دارالجیل بیروت)

کیوں نہ کھل جائیں اسے دیکھ کے دِل کے غُنچے سج رہی ہے سرِ عثمانِ غنی رضی اللہ عنہ پہ چادر

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

مدینہ ۲۵ حضرتِ سیِّدُنا مُرّہ بن کعب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عزّوجل وصلی اللہ علیہ وسلم (غیب کی خبریں دیتے ہوئے) عنقریب رونُما ہونے والے ایک فتنہ کا تذکِرہ فرما رہے تھے کہ ایک صاحِب سر ڈھانپے ہوئے گزرے، تو سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے (مزید غیب کی خبر سناتے ہوئے) فرمایا، ''اُس دِن یہ آدمی راہِ راست پر ہوگا۔'' جب میں نے اُس (خوش نصیب) کو دیکھا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عَفّان رضی اللہ عنہ تھے۔ (بتغیر قلیل مسند امام احمد رقم الحدیث ۱۸۵۸۲ ج ۶ ص ۳۰۷ دارالفکر بیروت) اِس رِوایت میں ''فِتنے'' سے مُراد شہادتِ عثمانی کا واقِعہ ہے۔

یارب عزّوجل بہرِ رِدائے عثمانی رضی اللہ عنہ دور کر حَشر کی پریشانی

صلّوا علی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحمَّد

سَر پر چادر اوڑھنا سنّتِ حَیدَری ہے

مدینہ ۲۶ ﴿ حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرّحمٰن بن سعید بن یربوع رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ علی بن ابی طالِب کرم اللّٰہ تعالیٰ وجھہ الکریم ایک دِن سر پر چادر اوڑھ کر تشریف لائے۔ (الطبقات الکبریٰ ج ۲ ص ۳۱۲ دارِ صادر بیروت)

بڑھائے دِل میں سُرور اور آنکھ میں بھی نور   رِدائے پنجتن اور چار یار کی چادر صلی اللہ علیہ وسلم و رضی اللہ عنھم اجمعین

﴿ پنجتن کے دو معنیٰ ہیں:۔ (۱) سرکار اور چار یار (۲) سرکار، بی بی فاطمہ، مولیٰ علی، امام حَسَن اور امام حسین ﴾

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

سَر پر چادر اوڑھنا سنّتِ حَسَنی ہے

مدینہ ۲۷ ﴿ حضرتِ سیِّدُنا ابوالعُلاء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرتِ سیِّدُنا امامِ حَسَن مُجتَبیٰ رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ چادر سر سے اَوڑھے نَماز پڑھ رہے تھے۔ (المواھب اللدنیۃ ج ۲ ص ۴۵۵ مرکز اھلسنت برکات رضا ھند)

ابنِ شیرِ خدا کرم اللہ وجھہ الکریم کی چادر ہے   یہ حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی چادر ہے

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

سَر پر چادر اوڑھنا سنّتِ صَحابہ ہے

مدینہ ۲۸ ﴿ حضرتِ سیِّدُنا قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مَسعود رضی اللہ عنہ سر پر چادر اَوڑھے تشریف لائے۔ (المعجم الکبیر رقم الحدیث ۸۶۲۹ ج ۹ ص ۱۲۵ داراحیاء التراث العربی بیروت)

اس کا سایہ نہ لیں کیوں کر کہ عقیدت والے   ابنِ مسعود نے ہے سر پہ سجائی چادر

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

مدینہ ۲۹ ﴿ حضرتِ کثیر بن سعد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ عَمرو بن اسود رضی اللہ عنہ جب گھر سے باہَر تشریف لائے تو آپ رضی اللہ عنہ نے اپنے سرِ مبارَک پر چادر اوڑھ رکھی تھی۔ (الاحادو المثانی ج ۵ ص ۳۰۲ دار الرایۃ الریاض)

جان و ایمان و دل منوّر ہیں   حضرتِ عَمرو کی یہ چادر ہے

صلّوا علی الحبیب!   صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

سَر ڈھانپنا غوثِ پاک رحمۃ اللہ علیہ کی سنّت ہے

مدینہ ۳۰ سر ڈھانپنا سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کی بھی سنت ہے۔ چُنانچِہ آپ رحمۃ اللہ علیہ کے حالاتِ زندگی میں ہے کہ آپ رحمۃ اللہ علیہ چادر استِعمال فرماتے اور سرِ مبارَک ڈھانپتے تھے۔ (اَشِعَّۃُ اللّلمعَات ج ۳ ص ۵۷۳ کوئٹہ)

کیوں ڈرے دشمنوں سے وہ جس کے سر پہ غوث الوریٰ رحمۃ اللہ علیہ کی چادر ہے

صلّواعلی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

سَر پر چادر اوڑھنے کی بَرَکتیں

مدینہ ۳۱ حضرتِ سیِّدُنا امام عبدالرَّءوف مناوی علیہ الرحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں، ایک رِوایت میں ہے کہ جو سر پر چادر اوڑھتا ہے وہ اپنے قول و فِعل میں حِکمت کو جمع کر لیتا ہے۔ چادر اَوڑھنے کے کثیر فوائد ہیں جس میں سے کچھ یہ ہیں:۔

الف اِس سے ظاہِر باطِن کی اِصلاح ہوتی ہے مَثَلاً اللہ عزوجل سے حیا اور خوف پیدا ہوتا ہے کیونکہ اس طرح سر ڈھانپنا بھاگے ہوئے بے یارو مددگار اور ڈرے ہوئے غلام کی علامت ہے۔

ب جس کا اکثر چہرہ ڈھانپا ہوا ہوگا تو وہ غور و فکر کر سکے گا۔ ''ایک ساعت (اُمُورِ آخرت میں) غور و فکر ایک سال کی عِبادت سے بہتر ہے۔'' (کنزُالعُمال ج ۳ ص ۱۰۹ حدیث ۵۷۱۱)

ج سر پر چادر اَوڑھنے والے سے کثیر مَفاسِد (یعنی خرابیاں اور برائیاں) دُور ہوتے ہیں اور اس کا عَزم و حوصلہ قائم رہتا ہے۔

د ایسے شخص کا دِل اللہ تعالیٰ کی طرف مُتَوَجِّہ رَہتا ہے۔

ہ ایسے شخص کا دِل مُشاہَدۂ حق اور ذِکرُ اللہ عزوجل سے معمور رَہتا ہے۔

و ایسے شخص کے اَعضاء اللہ عزوجل کی نافرمانیوں اور نفسانی شہوتوں سے محفوظ رَہتے ہیں اور یہ تمام چیزیں (جو کہ سر پر چادر اوڑھنے سے حاصِل ہوتی ہیں) بُلند مرتبہ لوگوں اور خائفین یعنی اللہ عزوجل سے ڈرنے والوں کے پہچاننے کے اَسباب ہیں۔ اِسی وجہ سے بعض اولیائے کِرام رحمہم اللہ علیہ نے چادَر کو سر پر اوڑھنے کو ''خَلوَتِ صُغریٰ'' (یعنی چھوٹی تنہائی) قرار دیا ہے۔'' (حاشیہ شمائل ترمذی مع جمع الوسائل ج ۱ ص ۲۱۹ نور محمد کارخانہ تجارت کتب کراچی)

کاش ایسا ہو کبھی آئے مدینے سے خبر
ہم کو آتی ہے پسند آپ کے سر کی چادَر

صلّواعلی الحبیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلیٰ مُحمَّد

چادَر کا سُنّتوں بھرا ناپ

اپنے اپنے قد کے مطابق کوئی سی بھی ایسا کپڑا جس کو چادر کہا جاسکے اور اس میں کوئی وجہِ مُمانَعت نہ ہو اُس کو بہ نیّتِ سنّت سر سے اوڑھنے میں اِنْ شَآءَ اللّٰہ عزوجل ادائے سنّت کا ثواب مل جائے گا۔ ہمارے میٹھے میٹھے آقا مدینے والے مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی چادَرِ مبارَکہ کے مختلف ناپ منقول ہیں۔ اس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقِع پر جُدا جُدا ناپ کی مقدّس چادروں کو جسمِ مُنوّر کو چومنے، عمامۂ نور سے لپٹنے اور سرِ انور کے بوسے لینے کی سعادت بخشی ہے۔

چُنانچہ تین رِوایت مُلاحَظہ فرمائیے۔

(۱) حضرتِ سیِّدُنا مُلاّ علی قاری علیہ الرحمۃ الباری نَقْل فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینے کے تاجور، محبوبِ داوَر، رسولِ اَنور، سُلطانِ بَحر وبَر عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کی مبارَک چادر کا طُول (لمبائی) چار ہاتھ (یعنی دوگز) اوراس کا عَرض (چوڑائی) اَڑھائی ہاتھ (یعنی سواگز) تھا۔ (جمع الوسائل فی شرح الشمائل از ملا علی قاری علیہ رحمۃ الباری ج ۱ ص ۲۱۰ نور محمد کارخانہ کتب کراچی)

(۲) حضرت واقِدی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ بے شک اللہ کے رسول عزوجل وصلی اللہ علیہ وسلم کی چادَرِ مُبارَک کا طول چھ ہاتھ (یعنی تین گز) اوراس کا عَرض تین ہاتھ اور ایک بالِشت (یعنی 63 اِنچ 4 گِرہ) تھا۔ (اَیضًا)

(۳) حضرتِ احمد بن محمد قسطلانی علیہ رحمۃ الرّبانی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک نبیِ پاک، صاحبِ لَولاک، سیّاحِ اَفلاک صلی اللہ علیہ وسلم کی چادر مُبارَک کا طول چار ہاتھ (یعنی دوگز) اوراس کا عَرض دو ہاتھ اور ایک بالِشت (ایک گز 9 اِنچ 4 گِرہ) تھا۔ (المواھب اللّدنیّہ ج ۲ ص ۴۴۷ مرکز اھلسنّت برکات رضا، گجرات، ھند)

ابلیس کا قول

ان تین افراد پر کامیاب ہوتا ہوں۔

(۱) جو اپنے عمل کو بہُت زِیادہ سمجھے۔

(۲) جو اپنے گناہ کو چھوٹا سمجھے۔

(۳) جو اپنے مشورے کو اچھا جانے۔

(مُلَخَّص از: جِنّوں کی دنیا ص 535)